مشکوۃ المصابیح۔۔۔ایک تعارفی جائزہ

خونِ دل دے کے نکھاریں گے رُخِ برگ گلاب
ہم نے تو گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے۔

برصغیر ہندوپاک کے مدارس میں شعبہ درس نظامی میں متعدّد علوم وفنون کی بے شمار کتابیں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔ ہم اُن میں سے فقط علم حدیث کی ایک شہرۂ آفاق، کتابِ مستطاب "مشکوٰۃ المصابیح" کے بارے میں چند قیمتی معلوماتی باتیں ہدیۂ قارئین کرام کر رہے ہیں اس امید پر کہ یہ تحریر قارئینِ باوقار کی معلومات میں مزید اضافہ کا باعث ہوگی۔ مشہور و متداول "مشکوٰۃ المصابیح" در اصل دو عظیم الشان کتابوں کا بیش بہا اور لاجواب مجموعہ ہے۔

(۱) مصابیح السنہ۔

(۲) مشکوۃ۔

مصابیح السنۃ

"مصابیح السنہ "میں عظیم محدث، امام محی السنہ، ابو محمد، حسین بن مسعود بن محمد بغوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ﴿۴۳۳ھ ۔۔۔۵۱۶ھ﴾ نے نہایت محنت و کاوش اور عرق ریزی سے رسول مکرم، نبی محتشم، مختار کائنات، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سفر و حضر، جلوت و خلوت اور شب وروز وغیرہ سے متعلقہ امور و معلومات کو احادیث کی روشنی میں نہایت حسن وخوبی کے ساتھ جمع ویکجا فرمایا ہے۔ کتاب کا مطالعہ کرنے والے پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ مطالعہ کرنے والا کبھی سید انس وجان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے رُخِ زیبا کا بیان پڑھ کر مسکراتا ہے تو کبھی آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عظیم الشان فضائل و مناقب پڑھ کر اپنے دل کو منور و مجلّٰی اور مصفّٰی و مزکّٰی کر کے اپنے نور ایمان کو جِلاء بخشتا ہے۔ کبھی ترغیب و ترہیب کے متعلق پڑھ کر مُسکراتا اور ہنستا ہے تو کبھی روتا اور سِسکتا ہے۔ اور جب عظمتِ رفتہ کے واقعات پر نظر پڑتی ہے تو کبھی بے اختیار آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ تو کبھی اس کی روح مچل جاتی ہے، اور یوں وہ تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہو جاتا ہے۔

اس عظیم الشان کتاب کو تلقّی بالقبول حاصل ہے۔ اور ہر دور میں علما، فقہا، محدثین و محققین نے اس کا درس دیا اور اس پر شروح وحواشی تحریر کیے ہیں۔ اس کی تلخیص کے ساتھ اس پر تعلیقات بھی لکھیں ہیں۔ امام محی السنہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کتاب میں متعدّد احادیث " ابواب فقہ " کی ترتیب پر نہایت حسن وخوبی اور اچھوتے اُسلوب میں جمع فرمائی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کتاب میں بغیر سند وماٰخذ کے احادیث رسول انام صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ذکر و بیان کی ہیں۔ اور ہر باب کی احادیث کو "صحاح" اور "حسان" احادیث پر منقسم کیا ہے۔

احادیث صحاح اور حسان سے امام بغوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مراد

امام بغوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مراد "صحاح" سے وہ احادیث ہیں جن کی روایت وتخریج امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دونوں نے یا کسی ایک نے اپنی "صحیح" میں کی ہے۔ اور " حسان " سے مراد وہ احادیث ہیں جن کی روایت وتخریج امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رضی اللہ تعالٰی عنہم نے اپنی اپنی تصانیف میں کی ہے۔ "مصابیح السنہ" میں چند "ضعیف وغریب" احادیث بھی ہیں جن کی طرف خود امام بغوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اشارہ کر دیا ہے۔ جبکہ "منکر و موضوع حدیث" کو "مصابیح السنہ" میں سرے سے بیان ہی نہیں کیا ہے۔

مصابیح السنہ میں احادیث کی تعداد

"مصابیح السنہ" کے اندر تعدادِ احادیث کے متعلق مختلف اقوال وآراء ہیں جو درج ذیل ہیں:

فاضل جلیل، مؤرخ اسلام، علامہ مصطفیٰ بن عبد اللہ یعنی حاجی خلیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تعدادِ احادیث کے متعلق اپنی کتاب "کشف الظنون" میں رقم طراز ہیں۔

(۱) چار ہزار سات سو انیس (۴۷۱۹) احادیث ہیں۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ " متفق علیہ احادیث" ایک ہزار اکیاون (۱۰۵۱) ہیں۔ تنہا صحیح بخاری شریف کی تین سو پچیس (۳۲۵) احادیث ہیں۔ اور تنہا صحیح مسلم شریف کی آٹھ سو پچھتر (۸۷۵) حدیثیں ہیں۔ باقی (۲۴۶۸) احادیث دوسری کتابوں سے ماخوذ ہیں۔

(کشف الظنون، ج/۲، ص:۱۶۹۸، دار احیاء التراث العربي، بیروت، لبنان)

(۲) چار ہزار چار سو چوراسی (۴۴۸۴) احادیث ہیں۔

"احادیثِ صحاح" کی تعداد دو ہزار چار سو چونتیس (۲۴۳۴) ہے، اور "احادیثِ حسان" دو ہزار پچاس ہیں۔ ذکرہ ابن الملك۔

(ایضاً)

(۳) چار ہزار چار سو چونتیس (۴۴۳۴) احادیث ہیں جو مختلف کُتُبِ احادیث سے ماخوذ ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج/۱، ص:۴۸، مکتبہ حقانیہ، پشاور، پاکستان)

بیان کیا گیا ہے کہ امام بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب مذکور کا نام خود صراحتًا نہیں رکھا، اس کا یہ نام " مصابیح السنہ "غلبہ کی وجہ سے ہوگیا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ مؤلف کتاب نے کتاب کے خطبہ میں ''أما بعد'' کے معًا بعد '' أن أحادیث هٰذا الکتابِ مصابیح۔۔۔ "فرمایا تو لوگوں نے سمجھا کہ اس کا یہی نام ہے۔ بنابریں یہ کتاب اسی نام "مصابیح السنہ" سے معروف ومشہور ہوگئی۔

(کشف الظنون، ج/۲، ص:۱۶۹۸، دار احیاء التراث العربي، بیروت، لبنان)

مشکوۃ المصابیح

امام ولی الدین، ابو عبد اللہ، محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فن حدیث میں وہ جامع ترین کتاب مستطاب ہے جو سالہا سال سے علما، فقہا، خطبا، محدثین ومحققین کے زیر مطالعہ ہے۔ اور صدیوں سے علمائے کرام اس کا درس دے رہے ہیں۔ فن حدیث کی اہم اور جامع کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ شاملِ درس نظامی ہے۔ "صحاح ستہ" سے پہلے پڑھائی جاتی ہے۔ اور عرب وعجم ہر جگہ پڑھی اور پڑھائی جاتی۔ اس میں خطیب تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت حسن وخوبی کے ساتھ احادیث کو "ابواب فقہ" کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ اس کا اصل ماخذ امام بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور ومعروف کتاب "مصابیح السنہ" ہے۔ اور یہ، کتاب مذکور کا تتمہ اور تکملہ ہے۔

مشکوۃ المصابیح کا سبب تالیف

واقعہ یہ ہے کہ جب امام خطیب تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاذ علامہ حسین بن محمد طیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علامہ زمخشری کی کتاب "تفسیر کشّاف" کی شرح سے فارغ ہوئے تو آپ نے احادیث نبویہ کی شرح کا قصد وارادہ فرمایا۔ اور اس سلسلے میں اپنے شاگرد رشید علامہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مشورہ کیا تو دونوں حضرات کے درمیان باہم یہ طے ہوا کہ احادیث کی دوسری کتاب کے بجائے علامہ امام بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب "مصابیح السنہ" کا تتمہ اور تکملہ کیا جائے اور اس کو مہذب وشائستہ اور حسین وجمیل پیرایہ میں بیان کیا جائے اور اس کے راویوں

کو متعیّن و متشخص کیا جائے اور جن محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے احادیث کی تخریج کی ہے ان ائمہ متقین کی طرف احادیث کو منسوب و معنون کیا جائے۔ اس طرح یہ کتاب ان تمام مراحل کے بعد معرض وجود میں آئی۔

(الکاشف عن حقائق السنن للطیبی، ج/۱، ص/۳۴، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، کراچی، پاکستان)

امام محی السنہ، امام بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اختصاراً احادیث کی سند اور ماخذ کو ترک کر دیا تھا۔ جس پر بعض ناقدین حدیث نے نکتہ چینی کرتے ہوئے کتاب کے منہج کے سقم کا قول کیا۔ اس بنا پر امام خطیب تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہر حدیث کے اولیں راوی کا نام اور کتبِ حدیث کا نام صراحتاً تحریر کر دیا ہے۔

"مصابیح السنہ" کے ہر باب میں دو فصلیں تھیں، پہلی فصل میں امام محی السنہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ احادیث جمع کی تھیں۔ اور دوسری فصل میں دیگر محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت کردہ احادیث جمع فرمائیں۔ امام خطیب تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان دونوں فصلوں کو اصل حالت پر برقرار رکھتے ہوئے اپنی طرف سے "تیسری فصل" کا اضافہ کیا، اور اس میں وہ احادیث جمع کر دیں جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح سے اس موضوع سے تھا۔

امام محی السنہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "مصابیح السنہ" کی تمام احادیث دو حصوں میں منقسم کی تھیں۔ پہلے حصے میں "احادیث صحاح" اور دوسرے حصے میں "احادیث حسان" بیان کی تھیں۔ لیکن امام خطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس ترتیب کو بدل کر اکثر و بیشتر ہر باب کو تین فصلوں پر مرتب کیا ہے۔ پہلی فصل میں امام خطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دونوں کی یا کسی ایک کی روایت کردہ احادیث بیان کی ہیں۔ کیوں کہ ان دونوں بزرگوں کا روایت حدیث میں بہت بلند و بالا درجہ و مرتبہ ہے۔ دوسری فصل میں امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امام عبد الرحمٰن دارمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت کردہ احادیث ذکر کی ہیں۔ کیوں کہ "مصابیح السنہ" انہیں مذکورہ سات کتابوں کی احادیث پر مشتمل تھی۔ اور تیسری اور آخری فصل میں وہ احادیث ذکر کی ہیں جو باب سے متعلق ہیں اور جنہیں امام محی السنہ نے ترک کر دیا تھا۔

مشکوٰۃ کی وجہ تسمیہ

"مشکوۃ" کے لغوی معانی: چراغ دان، دیوار میں چراغ رکھنے کا طاق، شمع دان، لیمپ اسٹینڈ اور دیواری انگیٹھی کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے "مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ۔" اور کتاب کا نام "مشکوۃ المصابیح" اس لیے رکھا گیا ہے کہ "مشکوۃ" چراغ رکھنے کے طاق کو کہتے ہیں۔ اور "مصابیح" لفظ "مصباح" بمعنی "چراغ" کی جمع ہے۔ تو "مشکوۃ المصابیح" کا معنی و مطلب "چراغوں کا طاق" ہے۔

"مشکوۃ" دیوار کے اس "سوراخ" کو کہتے ہیں جو دوسری طرف سے بند ہو اور آر پار نہ ہو، اور اس سوراخ میں "دیا" یا "چراغ" جلا کر رکھا جاتا ہے۔ یعنی جس طرح "چراغ" کو "طاق" کی زینت بنایا جاتا ہے ٹھیک اسی طرح "مصابیح السنہ" کو "مشکوۃ المصابیح" کے "طاق" کی زینت بنا دیا گیا ہے۔

امام محی السنہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب میں حدیث کے راوی اور ماخذ کا ذکر نہیں کیا تھا، صاحب مشکوۃ نے راویانِ حدیث اور ماخذ حدیث کو بیان کر دیا جس سے اس کتاب کی تابانی میں چار چاند لگ گئے۔ اور "طاق" ایک محدود جگہ ہوتی ہے، جب اس میں "چراغ" رکھ دیا جائے تو کشادہ و وسیع مکان کی بنسبت اس میں روشنی و تابانی زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی "مصابیح السنہ" میں احادیث سند و مأخذ کے بغیر ایک کھلی و کشادہ جگہ پر تھیں، اور ناقدین نے اپنی نقد و جرح سے ان کی چمک دمک کو پھیکا کر رکھا تھا، مگر جب یہ احادیث "طاق" کی زینت بن گئیں تو ان کی روشنی مزید دوبالا ہو گئی۔ "مشکوۃ المصابیح" احادیث کے چراغوں کا ایک طاق ہے، یعنی جیسے کسی طاق میں روشنی کے بہت سارے چراغ

ہوں، اسی طرح اس کتاب میں بہت ساری احادیث ہیں، جن کی حیثیت چراغوں کی طرح ہے، البتہ چراغ ظاہری روشنی اور چمک دمک دیتے ہیں جبکہ احادیث رسول انام ﷺ نور ونکہت اور ہدایت کی روشنی دیتی ہیں۔

تعدادِ احادیث مشکوۃ المصابیح

مصابیح السنہ میں چار ہزار چار سو چونتیس (۴۴۳۴) احادیث تھیں۔ اس پر امام خطیب تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پندرہ سو گیارہ (۱۵۱۱) احادیث کا مزید اضافہ کیا۔ تو اس طرح مشہور ومتداول "مشکوۃ المصابیح" پانچ ہزار نو سو پینتالیس (۵۹۴۵) احادیث مقدسہ کا ایک خوبصورت انسائیکلوپیڈیا ہے۔

"ظفر المحصّلین" میں بیان کیا ہے کہ علامہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "بستان المحدثین" میں "مصابیح السنہ" کی احادیث کی تعداد چار ہزار چار سو چوراسی (۴۴۸۴) ذکر کی ہے اس اعتبار سے مشکوۃ المصابیح (۵۹۹۵) احادیث مقدسہ کا حسین ذخیرہ ہے۔
(ظفر المحصّلین، ص/۱۴۰، دار الاشاعت، کراچی، ۲۰۰۰ء)

اس کتاب میں وارد ہونے والی کتابوں، بابوں اور فصلوں کی تعداد حسب ذیل ہے:

تعداد کُتُب : ۲۹۔

تعداد ابواب : ۳۲۷۔

تعداد فصول : ۱۰۳۸۔

(ایضًا)

مشکوٰۃ کے شروحات وحواشی

مشکوۃ المصابیح کے بہت سے عربی، اردو اور فارسی میں حواشی، شروح، تعلیقات اور تراجم لکھے گئے ہیں جن میں سے چند مشہور ومعروف درج ذیل ہیں:

(۱) **الکاشف عن حقائق السنن:** یہ امام خطیب تبریزی کے استاذ علامہ حسین بن محمد طیبی متوفی ۷۴۳ھ، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ہے۔ یہ شرح دیگر تمام شروح سے زیادہ نفیس وعمدہ اور مفید معلومات پر مشتمل ہے۔

(۲) **شرح العلامہ أبی الحسن علم الدین سخاوی** متوفی ۶۴۳ھ، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ہے۔ اور بہترین شرح ہے۔

(۳) **منہاج المشکوۃ:** شیخ عبد العزیز بن محمد ابہری متوفی ۸۹۵ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شرح ہے۔

(۴) **مرقاۃ المفاتیح :** علامہ نور الدین علی بن سلطان ہروی مکی حنفی ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظیم الشان، لطیف علمی نکات پر مشتمل ایک شہرۂ آفاق کتاب ہے۔ جس میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مذہب حنفی کے مسائل اور دلائل وبراہین کے ذکر کے ساتھ مخالفین کا رد بلیغ فرما کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ حضرات جو دلائلِ فقہیہ سے نابلد وناآشنا ہیں انہیں یہ وہم وگمان نہ ہو کہ مسائل حنفیہ دلائل حنفیہ کے خلاف ہیں۔ یہ چار جلدوں پر مشتمل ملا علی قاری کا ایک عظیم علمی شاہکار ہے۔

(۵) حاشیۂ علامہ سید شریف علی جرجانی متوفی ۸۱۶ھ، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفید علمی باتوں پر مشتمل ہے۔

(۶) شرحِ شیخ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد ہیتمی متوفی ۹۷۳ھ بھی لطیف ونادر علمی باتوں پر مشتمل ہے۔

(۷) **لمعات التنقیح**: شیخ محقق علی الاطلاق علامہ عبد الحق بن سیف الدین بخاری دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نفیس وجید عربی زبان میں ایسی شرح ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علمی تحقیقات ومباحث کے ساتھ ساتھ پیچیدہ ولاینحل مسائل کو حل فرمایا ہے۔

(۸) **أشعة اللمعات**: یہ بھی علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فارسی زبان میں شرح ہے۔ راجح اقوال ومعانی پر مشتمل مختصر شرح ہے۔ جس کا اردو ترجمہ علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری، شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور پاکستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا ہے۔

(۹) **مرآۃ المناجیح**: علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آسان لب ولہجہ میں بزبان اردو آٹھ جلدوں پر مشتمل ایک بہترین شرح ہے۔ ہندوپاک سے متعدد بار زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر مارکیٹ میں میسر ہے۔

(۱۰) **ترجمة المشكوة**: علامہ عبد الحکیم اختر شاہ جہان پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بزبان اردو، لطیف وبہترین اور الفاظ احادیث کی روح کے مطابق وموافق ترجمہ ہے۔

(۱۱) **تقرير المفاتيح على مشكوة المصابيح**: شیخ اسمٰعیل احمد، استاذ جامعہ مرکز الثقافہ السنیہ، کالیکوٹ، کیرالا، کا عربی زبان میں مختصر وجامع تعلیقات کا مجموعہ ہے۔

(۱۲) حاشیۃ الشیخ محمد بن بارک اللہ پنجابی، مختصر وعلمی معلومات پر مشتمل ہے۔

مضمون کی تیاری میں استاذ محترم مولانا نفیس احمد صاحب مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے "مقدۂ مشکوۃ" سے استفادہ کیا گیا ہے۔

عبد السبحان مصباحی

استاذ: جامعہ صدیہ پھپھوند شریف، ضلع: اوریا۔

۱/ربیع النور شریف، ۱۴۴۱ھ/مطابق ۳۰/اکتوبر، ۲۰۱۹ء۔